اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بات سچی ہے!!

ڈاکٹر محمد نوح القدۃ۔ اردن کی پارلیمنٹ میں تقریر

حلقہ خواتین امورِ خارجہ، انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین، کُلنا مریم، سکلرز، دارِ ارقم

پریزنٹیشن
نمبر : 5

1

اللہ کا کہنا ہے کہ

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۖ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْءُوْا وُجُوْهَكُمْ
وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا (7)

اگر تم نے بھلائی کی تو اپنے ہی لیے کی، اور اگر برائی کی تو وہ بھی اپنے ہی لیے کی، پھر جب دوسرا وعدہ آیا تاکہ تمہارے چہروں پر رسوائی پھیر دیں اور مسجد میں گھس جائیں جس طرح پہلی بار گھس گئے تھے اور جس چیز پر قابو پائیں اس کا ستیاناس کر دیں۔

ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ”بیت المقدس (یہودیوں) کا ہے۔“

اللہ کے رسول کا کہنا ہے کہ ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا اور ان کا دشمن ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ صحابی نے عرض کیا''یا رسول ﷺ وہ لوگ کہاں ہونگے ؟ ؟'' حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا''بیت المقدس میں اور بیت المقدس کے اردگرد ہونگے''

ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ہماری فوج نے اس مہم کو پورا کرنے کی صبح شام کوشش کی۔

اللہ کے رسول ﷺ کا کہنا ہے کہ اگر دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن کی مہلت باقی رہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کو اتنا طویل کر دیں گے کہ یہاں تک کہ اس اُمت کا آخری فرد دجال کو قتل نہ کر دے۔ پوچھا گیا کہ یا رسول ﷺ وہ لوگ کہاں ہونگے ؟؟ حضور ﷺ نے فرمایا تم لوگ نہر اردن کے مشرق میں ہونگے اور وہ اس کے مغرب میں ہونگے۔ یہاں تک کہا اگر کوئی یہودی کسی درخت یا پتھر کے پیچھے چھپے گا تو درخت یا پتھر کہے گا" اے مسلمان اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آجاؤ اس کو قتل کر دو۔

ٹرمپ کا کہنا ہے فلسطین کے لوگوں کی مصلحت کے لیے جو کام ہم کر رہے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے کیے ہوئے کام کو قبول کرے۔

اللہ کا کہنا ہے کہ ”اور (اے پیغمبر) جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوئے ہیں انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھنا بلکہ وہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کے پاس رزق ملتا ہے“ یا تو ٹرمپ اور اس کے ہم خیال لوگوں کی باتیں ہمیں مار دیں گی یا پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کا کلام ہمیں زندہ رکھے گا۔ ہم اس وقت فیصلہ کن موڑ پر کھڑے ہیں اور ہم مسلمان ایسی امت ہیں کہ اگر ہم اپنے رب کی کتاب میں جو آیا ہے اس پر عمل نہ کریں تو ہماری کوئی حیثیت نہیں کیونکہ وہ لوگ (یہودی) عقیدے کی جنگ لڑ رہے ہیں جو ان کی کتاب (تورات) میں لکھا ہوا ہے جس کو وہ پڑھتے ہیں اور اس کے مطابق کام کر رہے ہیں آج ہم کمزور ہیں اور ہمارے کمزوری ہمارے لیے عیب نہیں اور قبضے میں ہونا بھی ہمارے لیے عیب نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تلک الایام نداولھا بین الناس

”ہم یہ دن لوگوں میں باری باری بدلتے رہتے ہیں“۔

ٹرمپ کا کہنا ہے کہ جو جنگ عربوں نے شروع کی ہوئی ہے اسرائیل کے ساتھ عربوں کو چاہیے کہ اب وہ معافی مانگیں۔

اوراسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''اللہ کی شان یہ نہیں کہ وہ مومنوں کو اس حال میں چھوڑ دے جس پر آج کل تم ہو'' یعنی اپنے غلبے اور قوت اور شان وشوکت کے اعتبار سے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دیں ۔تو لہذا کوئی ایسی بات ہے جو ہم ان سے کہیں تو میں ان سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ٹرمپ تمہاری مہربانی! کہ آپ نے تو ہم پر حقائق کھول دیے! کہ آپ نے ہر ایک کو اس کی شخصیت اور اس کے دل ودماغ کے سامنے لا کھڑا کر دیا بیشک بیت المقدس جنگ کی جگہ نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے شعائر میں سے ہے بلکہ امت مسلمہ کے شعائر میں سے ہے ہمیں شکست خوردہ نہیں ہونا اس کے بارے میں ہمیں ۲ باتیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔۔۔

پہلی بات: ہمیں مایوس نہیں ہونا پس تحقیق ہماری تاریخ میں یہ گزر راہے کہ جب تا تاری بغداد میں داخل ہوئے اور ہم پر غالب ہو گئے لیکن نظریے کے اعتبار سے ہمیں مغلوب نہیں ہونا چاہیے اور مسلمانوں کے خلیفہ کو قیدی بنایا گیا اوران کو گندگی کے تھیلوں میں ڈال دیا گیا۔اور ان کو آگ میں ڈالا تا کہ وہ جل کر غرق ہو کر اندھے ہو کر مر جائیں لیکن جمعہ میں خطیب حضرات کہتے تھے کہ

'' قسطنطنیہ ضرور آزاد ہوگا ''

اور کہتے تھے کہ قسطنطنیہ کا لشکر بہترین لشکر ہے اور بہترین امیر قسطنطنیہ کا ہے۔اور اس وقت کی سرگوشیوں میں کہا جاتا تھا کہ یہ خطیب حضرات کس طرح سے بیوقوفوں والی باتیں کرتے ہیں اور پھر کیا ہوا اللہ کی بات سچ ثابت ہوئی اور تا تاری جھوٹے ثابت ہوئے۔اور آج کے دن بھی ہم کہتے ہیں کہ فتح ہماری ہوگی اور ٹرمپ اور ان کے ہم خیال جھوٹے ہیں۔

دوسری بات: ہمیں ضرورت جنگ کی نہیں ''نظریاتی وعقائدی'' منصوبہ سازی کی ہے آج ہم کمزور ہیں اور ہماری کمزوری ہمارے لیے عیب نہیں اور لیکن ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کے لیے نظریاتی وعقائدی منصوبہ بنائیں اور ان کو ایک ہی بات بتائیں فلسطین عربوں کا ہے اس کے سمندر سے ے کراس کی نہر تک اور عامیہ (عام زبان) میں کہا جاتا ہے؟ وہ قرض کبھی ضائع نہیں ہوتا جس کا مطالبہ کرنے والا اس کے پیچھے موجود ہو۔اس کے شمال سے لے کر اس کے جنوب تک فلسطین عربوں کا ہے اس کے سمندر سے لے کر اس کی نہر تک اور اس کے شمال سے لے کر جنوب تک فلسطین عربوں کا ہے۔